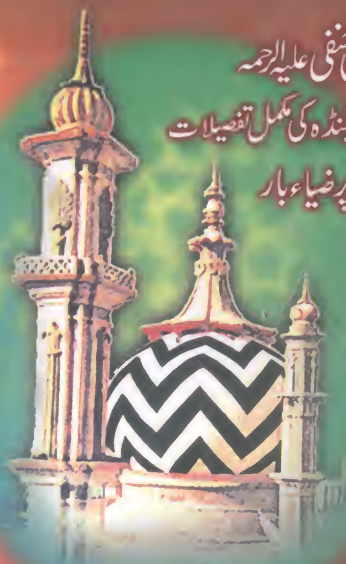


امام احمد رضا خان قادری حنفی علیہ الرحمہ

کے خلاف ہونے والے ایک پروپیگنڈہ کی مکمل تفصیلات

پہلی بار افاق اشاعت پر ضیاء بار



# مکتوب شیخ الدلائل

## پس منظر و پیش منظر

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی ثم مہاجر مدنی  
(متوفی ۱۳۳۳ھ)

تحقیق و ترتیب خرم محمود  
(فاضل جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰  
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

امام احمد رضا خان قادری حنفی علیہ الرحمہ کے خلاف ہونے والے ایک پروپیگنڈہ کی  
مکمل تفصیلات پہلی بار اُنق اشاعت پر ضیاء

# مکتوب شیخ الدلائل

پس منظر و پیش منظر

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی ثم مہاجر مدنی

[۲: ۱۳۳۳ھ]

تحقیق و ترتیب

خرم محمود

(فاضل جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ - کراچی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021.32439799

جملہ حقوق بحق ناشر و مرتب محفوظ ہیں

### طباعتی تفصیلات

کتاب :	مکتوب شیخ الدلائل : پس منظر و پیش منظر
مکتوب نگار :	شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی ثم مہاجر مدنی
تحقیق و ترتیب :	خرم محمود
تقدیم :	شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
سن اشاعت :	شعبان المعظم 1438 ہجری / مئی 2017ء
سلسلہ اشاعت :	277
تعداد :	5200
صفحات :	40
ناشر :	جمعیت اشاعت اہلسنت، (نور مسجد، کاغذی بازار
	میٹھادر، کراچی، فون: 021.32439799)

خوشخبری : یہ رسالہ اس ویب سائٹ پر بھی موجود ہے:

[www.ishaateislam.net](http://www.ishaateislam.net)

## پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمت سے نوازتا ہے، اس پر حسد کیا جاتا ہے اور پھر مسکلی تعصب میں کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ سامنے والے کو نیچا دکھانے کے لئے وہ کسی بھی اصول، ضابطے، قاعدے کی پرواہ نہیں کرتے۔ قبا، رذائل جیسے: جھوٹ، دجل فریب، دھوکہ دہی، الزام تراشی وغیرہ میں سے جس کا بھی ارتکاب کرنا پڑے، کر گزرتے ہیں۔ حسد و عناد کی آگ کی شدت میں عذابِ آخرت کو تو بھول ہی جاتے ہیں، دنیا میں ان کی جو رسوائی اور جگہ ہنسائی ہوتی ہے اسے بھی فراموش کر دیتے ہیں۔ بغض و عداوت کا وہ فوراً ان سے اُن کی عقل چھین لیتا ہے، پھر وہ مدِّ مقابل کو زیر کرنے کے لئے اور اپنے باطل مذہب کو ثابت کرنے کے لئے ایسی ایسی حرکتیں کر بیٹھتے ہیں، جو شاید ایک نا سمجھ بچے اور ایک مجنون بھی نہ کرے۔ پھر یہ لوگ اس کے لئے زبانی ایک دو جملے بولنے یا کسی لمبی چوڑی تقریر کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے، بلکہ اسے لکھتے بھی ہیں اور چھاپتے بھی ہیں۔ پھر ان کی یہ تحریریں صدیوں تک باقی رہتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان بد باطن اور اہل باطل کو قدرت کی جانب سے رہتی دنیا تک ذلت و رسوائی نصیب ہونی ہوتی ہے کہ جب تک ان کی یہ تحریریں، مطبوعہ مواد دنیا میں باقی رہے گا، اہل حق جب ان کو پڑھیں گے، ان کی بد باطنی اور ان کا باطل پر ہونا، ان کی اخلاقی پستی، ان کی اہل حق کے ساتھ



عداوت، حق سے ان کی نفرت ان پر آشکار ہوتی رہے گی۔ پھر قیامت تک اہل حق میں سے نہ کوئی انہیں اچھا جانتا ہے اور نہ کوئی انہیں اچھے الفاظ سے یاد کرتا ہے، نہ کوئی ان کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ گویا قدرت کی طرف سے قیامت تک کے لئے ان پر ذلت و رسوائی مسلط کر دی جاتی ہے اور آخرت کا معاملہ اس سے الگ ہے۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان حنفی علیہ الرحمہ و الرضوان کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ زہد و تقویٰ، ورع و عبادت، حرمت و عزت میں بلند مقام پر فائز تھے۔ علم و فضل میں آپ جس اعلیٰ مقام پر متمکن تھے، اس مقام کو پانا، اس تک رسائی آپ کے زمانے میں اور اس کے بعد کسی کو حاصل نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو وفور علم و فضل عطا فرمایا اور جو عزت و کرامت دی، اس کی بنا پر حاسدین کا پیدا ہونا کچھ بعید نہ تھا، مگر آپ کے بارے میں غلط نظریہ رکھنے والے، انوایں پھیلانے والے یہ لوگ محض حاسدین ہی نہ تھے، بلکہ باطل عقائد کے حامل انتہائی درجے کے متعصب تھے، جو آپ کو حاصل عروج کو زوال اور ترقی کو تیزی میں، نیک نامی کو بدنامی میں تبدیل کرنے کے خواہاں تھے۔ صرف اس کی خواہش ہی نہ رکھتے تھے، بلکہ اس کے لئے کوششیں بھی کیں، جس میں ان سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہو گئیں کہ جس میں وہ خود بدنامی کا ہار پہن کر ذلت کی گہرائیوں میں جا کرے۔

زیر نظر تحریر میں بھی ایک ایسے ہی واقعے کو بیان کیا گیا ہے کہ جب امام اہل سنت دوسرے حج کے لئے تشریف لے گئے تو مخالفین نے جو پروپگنڈہ کیا، آپ کو نیچا دکھانے کی جو کوشش کی وہ اس وقت کے رسائل و جرائد میں شائع ہوئی اور اس کے

جوابات بھی شائع ہوئے۔ خصوصاً شیخ الدلائل علامہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کا تحریری خط مخالفین کے الزامات اور معاندین کے پروپیگنڈہ کا پردہ چاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ سب ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ کی مختلف فائلز میں متفرق تھا، علامہ خرم محمود زید علمہ نے بڑی محنت کے ساتھ اسے یکجا کیا اور ادارہ اراکین جمعیت اشاعت اہلسنت کے لئے پیش کیا اور انہوں نے اسے شائع کرنے کا عزم کیا۔ اس طرح یہ تحریر پہلی بار اس ادارے سے سلسلہ اشاعت کے 277 نمبر پر شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے علامہ موصوف اور اراکین جمعیت کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔ فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دار الحدیث والافتاء

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

## حرفِ آغاز

ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ کی فائلز کی ورق گردانی کے دوران شیخ الدلائل حضرت علامہ مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مدنی [م: ۱۳۳۳ھ] رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا ایک مکتوب گرامی مطالعہ میں آیا۔ دراصل یہ مکتوب ”امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان حنفی قادری [م: 1340ھ/1921ء] رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کے بارے میں ہونے والے ایک پروگنڈہ کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ ہوا یوں کہ امام اہل سنت جب دوسرے سفر حج مبارک ربیع الاول 1324ھ مطابق اپریل 1906ء پر روانہ ہوئے تو دیوبندی، وہابی وغیرہما کے اخبار و رسائل نے امام اہل سنت کے بارے میں مختلف پروگنڈہ کئے۔ کبھی لکھا کہ ”آپ جس جہاز سے روانہ ہوئے تھے وہ جہاز غرق ہو گیا ہے“ اور جب امام بخیر و عافیت حجاز مقدس پہنچ گئے تو اخبار و رسائل والوں نے پینٹر بدلا اور کہیں یہ لکھا گیا کہ آپ کو قید کر لیا گیا ہے، کسی نے بے پرکی یہ اڑائی کہ شریف صاحب مکہ حضرت امام اہل سنت سے مسئلہ علم غیب کے متعلق باز پرس کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس سے خواص و عوام میں بڑی بے چینی پھیلی، ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ کے متہم و مدیر صاحبان نے حقیقی صورت حال سے واقف ہونے کے لئے مکہ مکرمہ میں مقیم شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی ثم مہاجر مدنی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ سے اس حوالے سے رابطہ کیا، تو حضرت



شیخ الدلائل نے اس کے جواب میں بمبر ایک مکتوب روانہ کیا۔ لیکن جوابی مکتوب کو اس دور کے لحاظ سے آنے میں وقت لگا؛ اس لئے اندازہ یہی ہے کہ یہ گرما گرمی تین چار ماہ تک رہی ہوگی۔ اس دوران ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ میں اس حوالے سے کافی رپوٹس، مضامین شائع ہوئے، اس کے علاوہ دیگر اخبار و رسائل میں بھی اس حوالے سے رپوٹس و مضامین شائع ہوتے رہے، لیکن فی الحال وہ ہماری دسترس میں نہیں ہیں، ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ میں شائع ہونے والی رپوٹس کی تفصیل اس طرح ہے:

ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ جلد ۱۰، پرچہ ۵، جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ کے صفحہ ۳۷ تا ۴۴ پر مذکورہ پروگنڈہ پر مدیر تحفہ مولانا ضیاء الدین پبلی بھیتی کا پہلا مضمون شائع ہوا۔ فہرست مضامین ”تحفہ حنفیہ“ میں اس مضمون سے متعلق یہ اندراج ہے:

”پیہ اخبار میں جو ڈبلو صاحب نے حضرت فاضل بریلوی مدظلہ العالی کی نسبت سوال کے پیرایہ میں اپنی خوبی و راست گوئی ظاہر کی، اس کا انکشاف اور انجم لکھنؤ والے صاحب کی بھی صدق بیانی کا قدرے اظہار“ اور صاحب مضمون کا نام اس طرح سے لکھا ہے: ”ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پبلی بھیت متہم ”تحفہ حنفیہ“ غفرلہ۔“

اسی مذکورہ مضمون میں محترم مدیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ”مفصل حال ان شاء اللہ تعالیٰ پرچہ جمادی الاخریٰ و رجب میں شائع ہوگا۔“

لہذا ”تحفہ حنفیہ“ جلد ۱۰، پرچہ ۷، رجب ۱۳۲۲ھ میں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کا ایک وضاحتی مضمون اور اس کے بعد حضرت شیخ الدلائل کا مکتوب جو موصوف نے خود اپنی ذاتی دلچسپی سے حاصل کیا تھا، شائع ہوا اور اس کے ساتھ



ساتھ دو اور بڑے وقیع مضمون اس شمارے میں شائع ہوئے: ایک خود مدیر محترم کا ہی اور دوسرا ماہنامہ ”اہل فقہ“ امرت سر میں شائع شدہ کراچی سے تعلق رکھنے والے معروف عالم دین حضرت علامہ مولانا ابوالرجاء حافظ قاری شاہ محمد غلام رسول قادری [م: ۱۳۹۱ھ] رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَہے۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کے اس مضمون سے متعلق فہرست مضامین ”تحفہ حنفیہ“ میں یہ تحریر موجود ہے:

”نقل خط مکہ مکرمہ جس سے مخالفین حضرت فاضل بریلوی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی غلط بیانی و شیطانی کا کامل اظہار“ اور مضمون نگار کا نام اس طرح لکھا ہے: ”مرسلہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب از احمد آباد کن زید کرمہ“۔

اور ”تحفہ حنفیہ“: جلد ۱۰، پرچہ ۱۰، شوال ۱۳۲۲ھ کے شمارہ میں آخر کار شائع ہوا وہ مکتوب جس کا سب کو بڑی شدت سے انتظار تھا یعنی، حضرت شیخ الدلائل کا بمبر تشریف لایا ہوا مکتوب گرامی، فہرست مضامین ”تحفہ حنفیہ“ میں اس کے متعلق یہ تحریر موجود ہے:

”تحریر منیر وہابیہ کے ان خرافات و مزخرفات کے جواب میں، جو دربارہ حضرت فاضل بریلوی مَدَّ ظِلُّہُ، متعلق سفر حجاز اڑائے“ اور مکتوب نگار کا اسم گرامی اس طرح لکھا ہے: ”از مکہ معظمہ، مرسلہ: حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الحق صاحب مہاجر دَامَ بِالْعِزِّ وَالْمَفَاحِرِ۔“

ان تمام تفصیلات کو راقم نے مرتب کرنے کا ارادہ کیا اور چند ماہ کی محنت کے بعد ”مکتوب شیخ الدلائل: پس منظر و پیش منظر“ کے عنوان سے یہ مرتب ہو گئیں۔ الحمد للہ علی ذالک

مکتوب سے متعلق کچھ مواد میرے پاس تھا اور کچھ، بلکہ کافی کچھ مواد محترم محمد ابرار احمد عطاری صاحب آف لاہور سے دستیاب ہوا، مکتوب میں موجود فارسی عبارات کی ترجمانی اور بعض دیگر تفصیلات کی تفہیم میں مولانا سیف اللہ ہزاروی صاحب نے معاونت فرمائی۔ اس علمی تعاون پر بہت بہت شکریہ

”مکتوب شیخ الدلائل: پس منظر و پیش منظر“ میں موجود روپوش و مضامین بعض مقامات سے انتہائی شکستہ ہو چکے تھے، جنہیں غور و تفتیش کے بعد ماسوا ایک مقام کے بہر حال حل کر لیا گیا۔ یہ ایک طالب علمانہ کوشش ہے، ہم اس میں کہاں تک کامیاب ہوئے، اس کا فیصلہ باذوق قارئین فرمائیں گے۔

خرم محمود

(فاضل جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ۔ کراچی)

## مکتوب: پس منظر و پیش منظر

از: مولانا ابوالساکین ضیاء الدین مہتمم ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں

آوازِ سگان کم نکند رزق گدا را

[یعنی، عرفی تو رقیبوں کے شور و غوغا کا اندیشہ نہ کر، کتوں کی آواز فقیر کا رزق کم نہیں کرتی۔]

۱۹ مئی ۱۹۰۶ء میں یومِ شنبہ کے ”پیہ اخبار“ (۱) میں ایک سوال نظر سے گزرا جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔

”پیہ اخبار“ کے کثیر التعداد ناظرین میں سے بہت سے اصحاب ایسے بھی ہوں گے، جو اسال حج کو گئے ہوں گے یا ان کے احباب و متعلقین میں سے کوئی صاحب سفر حج سے واپس آئے ہوں گے، ایسے حضرات سے استفسار ہے کہ اگر ان کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی نسبت (جو اسال حج کو گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک حج سے واپس نہیں آئے) کچھ حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں: مولوی صاحب موصوف کی شریف مکہ نے بہت توقیر کی اور ان کو روک لیا ہے۔ بعض کا بیان ہے کہ بوجہ تاخیر علمائے اسلام کے، مولوی صاحب وہاں گرفتار ہو گئے



ہیں اور ان کی تصانیف کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ جو صاحب اصل حال سے واقف ہوں، مطلع فرمائیں (ای ڈیلیوار بریلی)۔

چند روز کے بعد سنا گیا کہ اس سوال کا جواب اسی اخبار میں شائع ہو گیا۔  
پھر ایک صاحب نے اپنا معائنہ یہ بیان کیا کہ اخبار ”انجم“ (۲) لکھنؤ رقم طراز ہے کہ:

مولوی احمد رضا خان صاحب سے مکہ معظمہ میں در باب علم غیب باز پرس ہوئی اور ان سے کچھ بات بنائے نہ بنی۔ انتہی  
علی ہذا ”اخبار اہل حدیث“ (۳) امرت سر میں بھی اسی قسم کے مضمون سے کاغذ سیاہ کیا گیا۔

ہم کو جیسے ہی یہ خبریں دریافت ہوئیں، بلا پس و پیش صاف سمجھ میں آ گیا کہ ان کی بنا محض نفسانیت پر ہے، جو کچھ اخباروں میں درج ہوا، وہ خلاف واقع، بلکہ عکس لکھا گیا۔ حسن کو قبح، خوبی کو برائی بنانے میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھی، مگر بنائے نہ بن پڑی، واقعات ایسے لکھے ہیں کہ وہ خود اپنے لکھنے والوں کی تکذیب کر رہے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کا پورا یقین دلارہے ہیں؛ چوں کہ یہ بات ان کی تحریروں سے بلا تامل سمجھ میں آتی تھی، لہذا ہم چپ سادھے بیٹھے تھے اور اس بحث کو چھیڑنا نہیں چاہتے تھے۔

جو کارے بے فضول من برآید  
مرا دروے سخن گفتن نشاید

[یعنی، جب کوئی کام میرے بغیر ہی ہو سکتا ہو تو مجھے اس میں کلام نہیں کرنا

چاہئے۔]

کیا کہیں! بعض صاحبوں نے تحریر پر آمادہ کر ہی دیا اور فرمایا کہ طبیعتیں یکساں نہیں، ہر شخص کے خیالات جدا، حالات علاحدہ، مصلحت اسی میں ہے کہ احقاقِ حق و ابطالِ باطل کیا جائے اور احوالِ واقعی کو رنگد تحریر دیا جائے، بنا برآں بطورِ اختصار حالاتِ اصلی کا اظہار کرتا ہوں، مفصل کیفیت ان شاء اللہ تعالیٰ چند روز کے بعد شائع کی جائے گی۔

ڈبلو صاحب کی تحریر جس امر کو ظاہر کر رہی ہے اگرچہ اس کے سمجھنے میں زیادہ غور کی حاجت نہیں، تاہم اس جانب کا خامہ پُر زور، ازالہ حجاب اور مقصودِ دلی و خواہش قلبی کو واضح گف کیے دیتا ہے۔ ڈبلو صاحب نے ہوشیاری تو بہت کی کہ امرِ خلاف واقع کو جامہ سوال سے چھپایا، واقع میں اگر ایسی نہ ہو جھٹی تو قانونِ ازالہ حیثیتِ عرفی نہ معلوم کہاں سے کہاں پہنچا دیتا۔

ڈبلو صاحب نے گرفتاری کی جو وجہ بیان کی :-

اولاً: لفظ ”تاخیر“ اس محل پر ان کی قابلیت کی نہایت توقیر اور لیاقت کی تشہیر کر رہا ہے اور سادگی و بزرگی کی تصویر کھینچ کر صاف دکھا رہا ہے۔ اگر آپ کا ”تاخیر“ سے یہ مطلب ہے کہ اپنے زمانے کے علما کو بسبب، ازدیادِ علم و فضل کے پیچھے چھوڑ دینے اور اس مرتبہ ”عظمیٰ و منصبِ اعلیٰ“ میں سب سے بڑھ جانے اور سب پر گوے سبقت لے جانے کی وجہ سے گرفتار ہوئے، تو اس میں ان پر کون سا جرمِ عالمہ ہوا؟ - ذَلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَیَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ

يَسَاءَ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ یہ وجہ گرفتاری اگر ہوگی، تو محکمہ مجانین میں ہو گی، آپ تو ماشاء اللہ عاقل و فہیم ہیں اور جس کو تھوڑی بھی عقل و فہم ہوگی، وہ اس کو مزید تعظیم و تکریم کی وجہ قرار دے گا اور حقیقت میں وہاں یہی امر پیش آیا۔

سچ فرمائیے کہ آپ ہی کے قول سے امر حق، مثل نہار آشکار ہوا یا نہیں؟

ثانیاً: اگر تاخیر کو غلط بتائیے اور اس کی جگہ تکفیر بنائیے، جیسا کہ آپ کی تحریر کا منشا اور طبیعت کا مقتضا ہے، تو یہ بھی وجہ گرفتاری نہیں کہ سلف سے لے کر آج تک علمائے ربانیین و مفتیانِ دین متین کا یہی دستور کہ جو کوئی از روئے قانونِ شریعتِ مطسّرہ و بحکم سنتِ سنہیہ، قابلِ تکفیر ہوا، اس کی تکفیر فرمائی اور ارشادِ دین کی بجا آوری میں ذرا بھی کوتاہی کو راہ نہ دی، خود علمائے حریمِ طہیین جو لائقِ تکفیر ہوتا ہے اس کی تکفیر فرمایا کرتے، فرمانِ شرع اقدس کے آگے مخالفین و متعصبین کی بے ہودہ صداؤں پر کان نہیں دھرتے ہیں۔ جب خود ان کا یہ عمل ہے تو اس فعل کی وجہ سے دوسرے علما کو کیوں گرفتار کرنے لگے؟ اس کو بھی سوائے مجبوط الحواس کے اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔

اس صورت میں اگر آپ کا یہ مقصود مردود و مطلوب، معیوب ہو اور ضرور ہو گا، جیسا کہ بد مذہبوں بے ایمانوں کا خیال خام ہے کہ خواہ نخواہ علما کو کافر بنانے اور زبردستی ان پر حکمِ تکفیر لگانے کی وجہ سے موردِ عتاب ہوئے، تو یہ بھی پادر ہوا اور بالکل بے جا ہے۔ دشمنانِ دین و ایمان کی رٹ اور اہلِ طغیان و بطلان کی گپ اور بیخ کنانِ اسلام کا جیتا اٹھام ہے۔ اہل حق و انصاف بخوبی جانتے ہیں کہ دربارہٴ تکفیر فی زمانہ ایسا محتاط آدمی معدوم۔ من جملہ تصنیفاتِ کثیرہ آں علامہ کے صرف



رسالہ ”الکوکبة الشہابیہ (۴)“ اور ”سل السیوف الہندیہ (۵)“ ہی کو دیکھا جائے کہ مولوی اسماعیل دہلوی پر اُسی کے اقوال کفریہ شائع شدہ سے متعلقہ کفریات کو بدلائل قاطعہ بیان فرمایا اور بیسیوں وجہ سے اس پر لزوم کفر کو ببراہین قاہرہ ثابت کر دکھایا، مگر اللہ اکبر! یہ احتیاط کہ کافر نہ فرمایا۔ البتہ جس کے اقوال میں کوئی ضعیف وجہ بھی اسلام کی نہ نکلی بدرجہ ناچاری اس پر حکم کفر لگایا اور محتاط علما و فضلا کا ساتھ دیا۔

ہاں! اصولِ نیاچرہ و ندویہ کے موافق سقار کو اپنا دینی بھائی نہ بنایا، منکرانِ ضروریاتِ دین کو دائرہ اسلام میں داخل نہ فرمایا، امکانِ کذبِ باری تعالیٰ گڑھنے والوں، امکانِ نظیر ماننے والوں سے رشتہ اخوتِ دینی قائم نہ کیا۔ آپ کے اصولِ دینی و خیالِ واہی کی رو سے بے شک اس جرمِ شدید کے مرتکب ہوئے۔ جناب من! اگر آپ کی شریعتِ باطلہ و ملتِ مردودہ، وہاں (حریم شریفین) جاری ہوتی تو وہ اس جرم کا مواخذہ کرتی، وہاں تو بلاشبہ دینِ باطل والوں کی حقیقت ظاہر ہونے پر اس طور خدمت کی جاتی ہے کہ وہیں کے تبرک ہو جاتے ہیں، اگر کسی وجہ سے تبرک نہ ہوئے تو اس خدمتِ واجبی کا مزہ عمر بھر یاد رہتا ہے؛ چنانچہ آپ کی ملت والوں سے بعض چشیدہ بھی ہیں۔ خیر اس کو آپ جانیں اور آپ کے ہم مشرب، میں اس میں طول دینا نہیں چاہتا، آپ کے حال زار پر رحم کر کے چھوڑ دیتا ہوں۔

سینے! میں نے جو اس فاضلِ اجل کی مزید احتیاط حکم کفر لگانے میں بیان کی ہے، اگر آپ کو اس میں ذرا بھی تردد ہو تو وہ دونوں رسائل مذکورہ مطبوعہ ملاحظہ فرمائیے۔

یہ تو جو کچھ ہوا وہ ہوا، اس سے بڑھ کر آپ کی راست گوئی و نیک خوئی کا یہ علاج ہے کہ چند سال ہوئے، اس چودہویں صدی کے مجدد نے ایک فتویٰ تحریر فرمایا، جس میں ندوۃ العلماء کا ہو بہو نقشہ اتارا، اس کی کاروائیوں کا سچا نوٹ لیا، اس کے اقوال کو اسی کی مطبوعہ رودادوں و دیگر مضمونوں سے مع نام کتاب و نشان صفحہ نقل فرما کے ملت۔ قاہرہ کی کسوٹی پر کسا۔ شریعتِ مطہرہ نے جو کچھ ان پر حکم لگایا، اس کو لباسِ تحریر پہنا کر حرمین شریفین کے علمائے کرام و مفتیانِ عظام کے ملاحظہ میں پیش کیا، ان بزرگانِ ملت و پیشوایانِ شریعت نے علاوہ تصدیق و تصحیح جواباتِ مسطورہ، آں مفتی عالی صفات کے بے شمار مدائح و مناقب مجیب لبیب مدظلہ تحریر فرمائے اور جلالت و تجر علمی میں ایسی ایسی پر زور عبارتیں لکھیں اور وہ وہ دعائیں دیں اور القابِ جلیلہ مرحمت فرمائے کہ جن کا تعلق دیکھنے ہی سے ہے۔ یہ کرامت و شرافتِ بے نہایت آج تک کسی عالم و فاضل کے لئے معرضِ ظہور میں نہ آئی، چوں کہ ان بزرگانِ دین و مقتدیانِ مسلمین نے اس قدر انکشافِ حالات و اقعہ حضرت مجیب فرمایا اور تصدیق جوابات میں تحقیقات کو بڑھایا کہ اصل عبارتِ جوابات سے ان کی عبارت نے طول پایا؛ لہذا ان فتاویٰ کا نام نامی واسم تاریخی ”فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین (۶)“ میدانِ ظہور میں آیا۔

سینے تو سہی! ان فتاویٰ میں حضرت مجیب نے کون سی بات اٹھا رکھی! جنہوں نے احاطہ شرعیہ سے خروج کیا، ان کو کافر قرار دیا اور جنہوں نے اپنی ٹنگڑی لگا رکھی، ان کو ضالِ مضلّ و غیرہ ثابت فرمایا۔ اگر علمائے حرمین مکرمین کے نزدیک اس پیشوائے اسلام و مسلمین کی یہ بات قابلِ مواخذہ ہوتی تو وہ کیوں اسی جرم کے

مرتب ہوئے اور ان فتاویٰ کی تصحیح میں کیوں بے ساختہ اپنے اپنے دستخط اور مہریں فرماتے اور حضرت مجیب کی لمبی چوڑی تعریفیں لکھتے۔ پس صبح صادق کی طرح روشن ہو گیا کہ آپ کا خیال کسی طور پر صحیح نہیں، جو کچھ آپ نے لکھ کر ”پیہ اخبار“ کا کالم کالا کیا، وہ سراپا آپ کی ذاتی و دینی خوبی و صدق گوئی کا سراپا کھینچ رہا ہے۔

مزن بے تامل بگفتار دم [یعنی، بغیر سوچے سمجھے کلام کرنے کی جسارت مت کرو!!!]

جوبات کی، خدا کی قسم لاجواب کی      پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی  
بد مذہبی و بے دینی کا برا ہو کہ وہ انسان کو کسی کام کا نہیں رکھتی، عقل و فہم سے خالی، حیا سے معریٰ، عزت و کرامت سے بر طرف کر دیتی ہے، نشانہ تیر ملامت بناتی جانہ رسوائی و ذلت پہناتی ہے۔ جہاں کسی نے مذہب حق کو چھوڑا، صراطِ مستقیم سے منہ موڑا، پھر انسانیت سے بھی سروکار نہ رکھا، بے تکی ہانکنے، بے پر کی اڑانے میں نہ کچھ شرم، نہ ڈر، دروغ گوئی، خلاف ورزی میں نہ کسی کا خوف، نہ خطر، جودل میں ہوا وہ لکھ مارا۔ ع

بنطق آدمی بہتر است از دواب      دواب از توبہ گر نہ گوئے صواب  
[یعنی، بذریعہ تکلم آدمی جانور سے اچھا ہے، اور اگر تو درست گفتگو نہ کرے تو جانور تجھ سے اچھا ہے۔]

ایسا ہی ”انجم“ والے صاحب کا بھی صریح اتمام اور بے سر پیر کا کلام ہے کہ جس کی داد سوائے مد ہوشوں اور عقل و فہم کے دشمنوں کے کوئی اور نہیں دے سکتا۔



حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب الہ آبادی مہاجر مکہ مکرمہ نے تو وہیں مکہ معظمہ میں بیٹھ کر عالم ماکان و مایکون عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے علم غیب کے متعلق ایک رسالہ کار سالہ (۷) تحریر فرمایا، جو چھپ کر علاوہ عرب کے ہندوستان میں بھی شائع ہوا، ان سے تو کچھ مواخذہ نہ کیا گیا اور حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب - مَتَّعَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ بِطَوْلِ حَيَاتِهِ وَ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِينَ بِدَوَامِ فَيْضِهِ وَ بَرَكَاتِهِ - سے گرفت کی گئی۔ ماشاء اللہ! آپ کی سادگی اور حق گوئی قابل مدح و آفرین و لائقِ قدر و تحسین ہے۔ ایسی بے پر کی اڑانا آپ ہی کا کام ہے۔ مدد خانے کی گپ سے کسی طرح کم نہیں۔ واہ واہ! سبحان اللہ! کیا کہنا!

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا [یعنی، شیخ سعدی نے زلیخا کے بارے میں کیا خوب کہا ہے۔]

«أَلَا أَيُّهَا الشَّاقِي» ادھر بھی جام دیتا جا!

حضرات! ہم نے ڈبلو صاحب کی تحریر کی صداقت کسی قدر تفصیل سے بیان کر دی ہے اسی پر اخبار ”النجم“ و ”اخبار اہل حدیث“ وغیرہ کی بھی حق گوئی کا اندازہ کر لیجئے، آپ ایسی بے سرپیر کی پائیں گے کہ بے ساختہ قہقہہ لگائیں گے۔

فرض ہے ایسی ابلی سے حزر عیب کرنے کو چاہیے ہنر صاف ہے پر کی جو اڑاتا ہے اُس سے احق نہیں کوئی بڑھ کر روز روشن کو رات کر دینا ہے دلیل قوی خرافت پر

جن بزرگوں نے اس بارے میں کاغذ سیاہ کر کے اپنی لیاقت و حقیقت کی شہرت دی، اُن کی ذاتی خوبیوں کے علاوہ دینی حالت تو حضرات ناظرین کو دریافت ہو

گئی ہوگی یا پہلے سے معلوم ہوگی اور یہ بات بھی طشت از بام ہے کہ فی زمانہ احیائے سنت و امارت کفر و بدعت میں حضرت فاضل بریلوی مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی وقف ہو رہے ہیں۔ آپ جیسا ناصر و حامی دین متین آج کل کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، جتنے اہل باطل ہیں وہ سب کے سب اسی وجہ سے آپ کے سخت مخالف ہیں، اپنے بخارات نکالنے کے لیے موقع کے منتظر رہتے ہیں، مگر بھگدہ اللہ تعالیٰ آج تک اُن کی دال نہیں گلی، صرف دو ایک مرتبہ و لولہ طبیعت دکھایا تو وہ خود انہیں کے گلے کا ہار بن گیا، اُس سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑ گیا، نہایت ذلیل و خوار ہوئے، اپنا سامنہ لے کر رہ گئے، بالفعل کچھ نہ سوچھی تو یہی بے تکی اُڑائی۔

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [التوبة: ۳۲]

[ترجمہ کنز الایمان: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے (اگرچہ) برامائیں کافر۔]

چراغے را کہ ایزد بر فروزد  
ہر آن کس تف زند ریشش بسوزد  
[یعنی، جس چراغ کو اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہے، اس کو جو بھی پھونک مارے گا  
داڑھی ہی جلانے گا۔]

حرمین طہیین کے علماء و فضلاء نے حضرت فاضل بریلوی مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِی کی جس قدر، وہم و خیال سے باہر تعظیم و تکریم فرمائی اور جو جو واقعات عجیبہ پیش آئے اور برکات حاصل ہوئے، اُن کا اظہار ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کیا جائے گا۔

اے بیخ کنانِ اسلام کیوں گھبراتے ہو! اُس شہسوارِ میدانِ احیائے سنت،  
 غضنفرِ بیابانِ اِمانتِ کفر و بدعت نے بعافیت و صحت، بتاریخ ۹ جمادی الاولیٰ بمبئی کو  
 رونق افروز فرمایا، اہلِ بمبئی تین ماہ پہلے سے آپ کی تشریف آوری کی خوشیاں منا رہے  
 ہیں اور طرح طرح کے سامانِ فرح و سرور و تکلفات فرما رہے تھے؛ چنانچہ نہایت  
 اہتمام سے ایک مکانِ عظیم الشان بکرا یہ لیا اور اُس کو خوب آراستہ و پیراستہ کر کے  
 رکھا۔ صرف تشریف لے جانے اور تشریف لانے کے وقت وہ مراسمِ تعظیم و  
 آئینِ تکریم بجالائے کہ اگر انہیں کو تفصیل سے لکھا جائے تو واقعی ایک مستقل تحریر  
 ہو جائے، اس کو بھی آئندہ پر چھوڑا جاتا ہے (۸)۔

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر پھر ملیں گے اگر خدا لایا  
 ابو المساکین ضیاء الدین متہم ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ بخشی محلہ۔ ۲۶ جمادی الاولیٰ

۱۳۲۲ھ





## گزارش

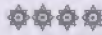
حضرات ناظرین سے جو وعدہ کیا گیا تھا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی قاری حاجی احمد رضا خان صاحب کے حالات سفر حرمین شریفین مع واقعات پرچہ رجب میں شائع ہوں گے، وہ اس بنا پر کہ قوی خیال تھا کہ مرتب، قلم بند ہو کر جمادی الآخرہ تک دفتر ”تحفہ“ پہنچ جائیں گے، لیکن ہنوز نہیں آئے، اگر شعبان تک آ گئے جیسا کہ پورا خیال ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ پرچہ رمضان المبارک میں جو اغلب کہ شعبان کے پرچے کے ساتھ شائع ہو، درج کئے جائیں گے۔ بالفعل نقل خط مکہ مکرمہ پر اکتفا فرمائیے اور تفصیلی حالات کا انتظار کیجئے۔

اور فہرست وصول ہدیہ ”تحفہ حنفیہ“ نہ اس میں اور نہ گزشتہ پرچے میں شائع ہوئی، اس وجہ سے کہ آپ حضرات نے ہاتھ روک لیا اور اولو العزمی و بلند ہمتی کو چھوڑ دیا۔ دو ماہ کے عرصے میں صرف دو تین صاحبوں نے توجہ فرمائی، ان کے اسمائے سامی آئندہ پرچے میں درج کئے جائیں گے۔ آپ حضرات سے آپ کا یہ غریب پرچہ آپ کے دین کا حامی و ناصر بصد آرزو و منت عرض کرتا ہے کہ اس کی طرف توجہ کامل فرمائیے، فراخ دستی سے کام لیجئے، مصارف کی زیر باری سے بچائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و دولت میں ترقی عطا فرمائے اور دارین کے مصائب سے بچائے۔ کیا آپ کے اوپر اس کی ہر طرح سے امداد و اعانت واجب نہیں؟ کیا اس کی اشاعت و ترقی میں بسعی و بلیغ آپ کا فرض مذہبی نہیں؟ کیا اس پر ایسے شرور و فتن کے موقع پر جان و مال قربان کرنا

روا نہیں؟ ہے اور بے شک ہے! پھر کیا وجہ کہ آپ اس کا دین تک جو واجب ہے، ادا نہیں فرماتے؟؟؟ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانِ

ملتمس:

ابوالمساکین ضیاء الدین متہم ”تحفہ حنفیہ“



### حامد اَوْ مُضَلِّیاً

محیی و مخلصی حامی دین متین جناب قاضی عبدالوحید صاحب دَامَ مَحَبَّتُکُمْ  
بعد السَّلام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہُ کے، واضح رائے عالی ہو کہ راقم  
الحروف نے حضرت مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی - عَمَّ فَيَضُہُ  
الجللی والخفی - کی نسبت وحشت اثر خبریں سنیں، نیز بعض اخباروں میں بھی دیکھا  
کہ مکہ معظمہ میں ان کے ساتھ لوگ بے لطفی سے پیش آئے۔ چند روز تک اسی طرح  
کی خبروں کی نہایت گرما گرمی رہی۔ ایسی حالت میں بندہ کو مناسب یہ معلوم ہوا کہ  
مکہ معظمہ سے حالتِ اصلی دریافت کی جائے؛ چنانچہ تاریخ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ  
مطابق ۲۳/ جون ۱۹۰۶ء کو ایک عریضہ رجسٹری کرا کے بنام نامی حضرت مولانا  
مولوی محمد عبدالحق صاحب مہاجر کی - عَمَّ فَيَضُہُ - کی عالی خدمت میں روانہ کر  
دیا، جس کی رسید بمبئی کے ڈاکخانہ کی میرے پاس موجود ہے۔

راقم نے یہ مضمون لکھا تھا کہ مخالفین نے مولانا بریلوی - عَمَّ فَيَضُہُ الجللی  
والخفی - کی نسبت ایسی غلط خبریں اخباروں میں چھپائی ہیں؛ لہذا جو کیفیت سچی وہاں  
ہوئی ہے اور آپ اس سے واقف ہوں، اس کو لکھ کر ضرور میری جانب روانہ  
فرمائیے تاکہ مخالفین کی زبانِ باطل بند ہو جائے اور مجھ کو بھی حالتِ اصلی معلوم  
ہو جائے۔ مولانا مدوح نے اس عریضے کے جواب میں ایک محبت نامہ تاریخ ۲۳ ماہ  
جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ میرے نام پر روانہ کیا ہے، بندہ اس کی نقل مطابق اصل کے



خدت میں بھیجتا ہے، آپ اس کو اپنے ”تحفہ حنفیہ“ کے کسی رسالے میں چھپوا  
دیجئے، تاکہ اظہارِ حق و ازہاقِ باطل بخوبی ہو جائے، ممنون و مشکور ہوں گا۔ فقط

از احمد آباد گجرات دکن محلہ جمالیپور متصل مسجد کانچ

رقیمہ: عبدالرحیم بن پیر بخش عفی عنہما

تاریخ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ روز جمعہ

## نقل سرنامہ خط مکہ معظمہ

احمد آباد گجرات دکن محلہ جمالیور متصل مسجد کالج رسیدہ بخد مت شریف مولانا  
مولوی عبد الرحیم بن پیر بخش سَلَّمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی۔

محمد عبدالحق عفی عنہ

از: مکہ معظمہ رَاَدَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَ تَشْرِیْفًا

محررہ اول جمادی الآخرہ ۱۳۲۴ ہجری نبوی۔ ٹکٹ چسپاں است۔

حامد اَوْ مُضَلِّیًّا

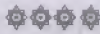
از: محمد عبدالحق عفی عنہ بخد مت جناب مولانا بالفضل اولانا جناب مولوی عبد  
الرحیم صاحب - عَمَّ فِیْضُہ -۔

بعد:- وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ وَ مَغْفِرَتُہُ۔ عرض آنکہ عنایت  
نامہ مع اشتہار پہنچا، احوال سب معلوم ہوئے۔ یہ جو خبر بہ نسبت حضرت مولانا  
جناب مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بے دینوں نے اڑائی ہے، محض کذب ہے۔  
وَلَا أَضِلُّ لَہُ۔۔۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ ثُمَّ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ عَنْہُ۔ حضرت مولانا صاحب - عَمَّ  
فِیْضُہ - کو وہ عزت و آبرو حرمین شریفین میں حاصل ہوئی کہ شاید و باید [ہی کسی اور  
کو نصیب ہو] اور مخالفین مر جفین نے دونوں جگہ بہت کچھ کوشش ذلت دینے میں  
کی، مگر خود ہی ذلیل و خوار ہوئے۔ خَابُوا وَ خَسِرُوا۔ تمام فضلاء و کمکادونوں بقعہ  
شریفہ [حرمین شریفین] کے آپ کے فضل و کمال کے قائل ہوئے اور آپ کے  
رسالہ شریفہ پر تقریظیں لکھیں اور مہروں سے مزین فرمایا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ عن

قریب بعد چھپنے اس رسالہ منیفہ کے، سب پر یہ امر منکشف ہو جائے گا۔ عیان راجح بیان حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ مَتَّعَ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ بِطَوْلِ بَقَائِهِ آمِينَ، بِمَدَدِهِ وَ كَرَمِهِ۔

حرر: اول جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ ہجری نبوی بخد مت جملہ احباب سلام مسنون۔

محمد عبدالحق ۱۲۱۸ھ





مہ نور می فشانند و سگ بانگ میزند  
 مہ را چہ جرم خاصیت سگ بمین بود  
 [چاند روشنی پھیلاتا ہے اور کتا بھونکتا ہے، اس میں چاند کا کیا قصور! کتے کی  
 خاصیت ہی یہی ہے۔]

از: ابوالمساکین ضیاء الدین پیلی بھیتی مدیر ”تحفہ حنفیہ“

حضرت عالم اہل سنت عالی جناب مولانا مولوی حاجی احمد رضا خان صاحب  
 مَدَّ ظِلُّهُمُ الْاَقْدَسُ کے سفر حجاز کے سب مخالفین نے میدان خالی پا کر اخباروں،  
 اشتہاروں کے ذریعے سے جو گنور وند مچایا اور اس صداے بے ہنگام پر اہل سنت کثرت  
 ہُمُ اللہ تعالیٰ نے جیسا جیسا ضبط و صبر فرمایا، اس سے کون واقف نہیں؟  
 رات دن بے اصل، بے بنیاد اور ظرفہ یہ کہ تناقض خبریں شائع ہوتی  
 رہیں۔ سفر دریا کے زمانے ہیں، جہاز کے ڈوب جانے کی دہشت ناک خبر اڑائی  
 گئی۔ جب اعلیٰ حضرت مَدَّ ظِلُّہُ کا مکہ معظمہ پہنچ جانا معلوم ہو گیا تو یہ رنگ بدل کر دوسرا  
 پہلو اختیار کیا کہ وہاں مسئلہ ”علم غیب“ اور حضور پر نور سرور عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ”سمیع“ کہنے پر شریف صاحب نے جواب طلب کیا ہے اور حکم دیا  
 ہے کہ جب تک جواب نہ دیں یا توبہ نہ کریں، زیرِ حراست رکھے جائیں۔  
 دوسرے صاحب کہتے ہیں:

مولوی رشید احمد و مولوی اسماعیل و جناب شاہ ولی اللہ صاحب کو کافر کہنے کا  
 استغاثہ ”شریف“ سے ہوا، ”شریف صاحب“ نے شاہ ولی اللہ صاحب کی تکفیر کی

وجہ پوچھی ہے۔ گویا اسماعیل دہلوی وغیرہ خود ”حضرت شریف صاحب“ کے نزدیک کافر تھے؛ لہذا انہیں ایک کی وجہ دریافت کی، حالانکہ جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا تو مرتبہ ارفع و اعلیٰ ہے۔ حضرت عالم اہل سنت مَد ظِلُّہ نے بالآخر طرح طرح سے بوجہ کثیرہ بقول فقہائے کرام، اسماعیل دہلوی پر لزوم کفر قاہرہ دلیلوں سے ثابت فرمایا، جو آج تک کسی وہابی صاحب سے نہ ہوسکا۔ بائیں ہمہ یہی تصریح فرمائی کہ ہم احتیاط کرتے ہیں، کافر نہ کہیں گے۔ دیکھو رسالہ ”سبحان السبوح“ جس کو طبع ہوئے پندرہ/۱۵ سال گزرے اور رسالہ ”سلّ السیوف“ اور رسالہ ”الکوکبۃ الشہابیۃ“ جن کے طبع کو آٹھ نو سال ہوئے۔

خیر! جب ان مفتری حضرات کو مدینہ منورہ کی حاضری تحقیق ہوئی، پھر نہ وہ حراست رہی اور نہ جواب و توبہ کی ضرورت۔ ایک ہندی کی سفارش پر نجات ملنے کا اظہار فرمایا کہ ”شریف صاحب“ کو بھی کورانہ چھوڑا گیا، دو حال سے خالی نہیں: یا تو معاذ اللہ ”علم غیب“ ماننے والے شریعتِ مطہرہ کے خلاف فتنہ انگیزیوں کے ہادی تھے یا ان کے مخالف شتر پیا کرنے اور ہندستان بھر کے طبائع کو اشتعال دینے والے کذب و افتراء کے دعویٰ کئے، اگر یہ صورت تسلیم کی جائے تو شریف صاحب نے ایسے عظیم دینی معاملے میں ایک ہندی کی سفارش پر توجہ دلا کر اپنی ذات کو پچھلے دن کے لئے سخت مواخذے میں ڈال دیا جو کسی ادنیٰ درجہ کے آدمی کا کام بھی نہیں ہو سکتا۔ اب نہ رہا، مگر دوسرا پہلو یہ کوئی نئی بات نہیں، حقانی علماء ربانی کمال اپنے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ ایسی ہی اذیت پایا کئے ہیں، بلکہ حقانی اور ربانی ہونے کے لئے اعلیٰ درجے کی شناخت یہی ہے کہ دین کے مخالف، مذہب سے آزاد ایسے

حضرات کو گالیوں سے یاد کریں، اگر ہمارے مسلمان بھائی اس مشتم نمونہ از خروارے کو ملاحظہ کر کے اس مجہول فقرہ ایک ہندی پر توجہ فرما کر قہری آیت ﴿لَعَنَكَ اللَّهُ عَلَى الْكَذِبِينَ﴾ کی تلاوت فرماتے تو بے جانہ تھا، مگر صبر احسن و اجمل ہے۔ ہم اس قسم کے فضولیات و خرافات سننے کے ساتھ برابر اس کی جانچ کرتے رہے کہ اہل حق کے قلوب پر کیسا اثر ہوتا ہے، الحمد للہ علی احسانہ ذی علم تو ذی علم ہمارے عوام بھائی بھی جس نفرت سے اس سڑے ہوئے ناپاک مادہ کو دیکھتے تھے، اس کا اندازہ ہماری قوت سے باہر ہے۔ اس سفید جھوٹ کے سلسلہ جنہابی کو تھوڑا ہی زمانہ ہوا تھا کہ مسافرانِ حجاز کی واپسی ہونے لگی اور ان کے با وقعت مشاہدے حرمِ محترم مکہ مکرمہ میں عالمِ اہل سنت کے اعزاز و احترام کو ظاہر کر کے مخالفین کی خباثت پر خاک ڈالنے لگے۔ ہماری عادت ہی نہیں کہ ہم معاندین کے خرافات و ہرزہ گوئی پر توجہ کریں اور ادھر حاجیوں کے بیان نے کامل اطمینان دلادیا تھا، مگر بعض بھائیوں کے اصرار سے بعض عظماءِ اہل سنت نے حضرت قبلہ و کعبہ مولانا مولوی عبدالحق صاحب الہ آبادی - مَدَّ ظِلُّهُ وَ اَبَدَ فَضْلُهُ - سے جو چھالیس/۳۶ سال سے مکہ معظمہ میں بکمال زہد و قناعت و ورع و عبادت و حرمت و عزت مقیم اور آج حرمِ محترم میں شیخ الدلائل اور بہت سے موجودینِ علمائے مکہ معظمہ کے استاد واجب الاعتماد ہیں اور جن کو تمام اکابرِ حرمینِ طہیینِ اعلیٰ درجے کی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، شہادت چاہا کہ اعلیٰ حضرت عالمِ اہل سنت و جماعت تشریف لے گئے ہیں اور مخالفین نے ایسی خبریں مشہور کر رکھی ہیں، ان کے نیاز نامہ کے جواب میں حضرت موصوف کا جو مہری والا نامہ تشریف لایا ہے اور اسے اسی پرچے میں آپ ملاحظہ



کر چکے اور ابھی کیا ہوا ہے، ان شاء اللہ العزیز بہت کچھ حالات پرچہ ہائے شعبان و رمضان المبارک میں ملاحظہ کریں گے۔ سر دست تحریر پرچہ ”اہل فقہ“ امرت سر بغور پڑھے، جس کو اعتبار نہ ہو وہ ہمارے مہری گرامی نامہ دیکھ لے اور اس پر بھی تذبذب ہو تو خود حضرت کی خدمت والا میں مکہ معظمہ متصل حمیدیہ محل کے پتے سے دریافت کر لے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

ضیاء الدین مہتمم ”تحفہ“



ایڈیٹر اہل حدیث و مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی

از: علامہ ابوالرحمان مولانا غلام رسول قادری کراچی

منقول از: اخبار ”اہل فقہ“ امرت سر مطبوعہ یوم جمعہ ۳۱ اگست ۱۹۰۶ء

مطابق ۱۰/ ارجب ۱۳۲۳ھ، نمبر ۵، جلد ۱

ناظرین اہل حدیث بخوبی جانتے ہوں گے کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کے کسی پرچہ میں غالباً دس اگست کے پرچہ میں حاشیہ پر تحریر فرما چکے ہیں کہ جس کی عبارت بلفظہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ فہو ہذا:

”مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی مکہ شریف سے وطن میں آگئے ہیں، لیکن آج تک خان صاحب نے مواخذہ مکہ کی تکذیب نہیں کی اور نہ کر سکتے ہیں، جب تک مولوی صاحب خود تکذیب نہ کریں، کسی دوسرے ایرے غیرے کی بات کا اعتبار نہیں۔ فقط“

نہ معلوم کہ ایڈیٹر صاحب کو ان سے ذاتی خصومت ہے یا کیا؟ واللہ اعلم کہ کس عنایت سے ایڈیٹر صاحب نے اس شہسوار میدانِ احیائے سنت و غضفہ بیابانِ امت کی کفر و بدعت کی بعایت و صحت و وطن میں آنے کی خبر بھی تحریر کی۔ ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ قبل ازیں بھی جتنی تحریریں یا خطوط و علی ہذا دیگر مضامین جو بہ نسبت مواخذہ مولانا احمد رضا خان صاحب شائع ہو کر یہاں تک زیادتی کی کہ حضرت مولانا صاحب علم غیب کے متعلق نظر بند یا مقید ہیں، بجز تعصب اور نفسانیت کے اور کیا پایا جاتا تھا، جب کہ مولانا عبدالحق صاحب آلہ آبادی مہاجر مکہ مکرمہ نے تو وہیں مکہ معظمہ

میں بیٹھ کر عالم ماکان و يكون عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے متعلق ایک رسالہ کار سالہ تحریر فرمایا جو علاوہ عرب کے ہندستان میں بھی شائع ہوا، تو ان سے تو کچھ مواخذہ نہ کیا گیا اور مولانا احمد رضا خان صاحب سے گرفت کی گئی! - ماشاء اللہ! - ایسی ناقابل ثبوت گفتار اڑانا اہل حدیث ہی کا کام ہے۔ غالباً مولانا خان صاحب کے نظر بند و مواخذہ کئے جانے کی خبر سن کر حضرات اہل حدیث پھولے نہیں سما سکتے ہوں گے (مگر جب کبھی نذیر حسین مولائی کا واقعہ یاد آجاتا ہو گا تو سر بگریباں تو ضرور ہی ہوتے ہوں گے) لیکن جب بعاقبت و صحت و وطن لوٹ آنے کی خبر شنید میں آئی اور شائع کرنا پڑی تو کچھ نہ کچھ خوے غیر مقلدیت ظاہر کرنی پڑی، بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے کہ مولانا صاحب نے آج تک اس خبر کی تکذیب نہیں کی اور نہ کر سکتے ہیں۔

واہ رے تعصب! مگر اڈیٹر صاحب نے آج تک خلاصہ واقعہ مولانا صاحب کا نہ لکھا، بلکہ اس آخری لفظ میں بھی تعصب کو نہ چھوڑا باوجود یہ کہ دیگر اخبارات و رسائل نے بخوبی تکذیب و تردید کی، مثل: تحفہ حنفیہ و معزز وطن و اہل فقہ وغیرہ (۹)، (۱۰)۔ چنانچہ مولوی حکیم حافظ محمد عبد الحمید صاحب فرخ دہلوی اڈیٹر ”سلطان الاخبار“ و ”بمبئی بیچ بہادر“ اپنے اخبار ”بمبئی بیچ بہادر“ میں جو ہفتہ وار شائع ہوتا ہے، مولانا صاحب فاضل بریلوی کے متعلق مضمون شائع کیا ہے۔ وہ خود مولانا صاحب کے کلام ہی کا خلاصہ ہے، جس سے ناظرین بخوبی اندازہ کر سکیں گے [کہ] اصل واقعہ کیا تھا اور اخباروں کے طومار نے کیا کچھ کر کے دکھایا تھا۔ غرض اڈیٹر ”بیچ بہادر“ صاحب صفحہ ۴۴ کالم ۲ میں اول سرخی سے یہ مصرع مرقوم فرماتے ہیں: ع (۱۱)



مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب کے متعلق جو پنجاب کے اخبارات میں یہ افواہیں اڑی تھیں کہ علم غیب کی بدولت نظر بند کئے گئے ہیں، اس واقعہ کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے ہم خود بے چین تھے، اس لئے ہم مولانا صاحب مدوح کی خدمت میں گئے، باوجود یہ کہ ان کے خلاف پنجابی اخبارات کے حوالے سے ”بیچ بہادر“ میں بھی مضمون شائع ہو چکا تھا، مگر وہ ہم سے باخلاق و کرم پیش آئے۔ اس واقعہ کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ یہ سب دشمنوں کا افترا ہے، جب میری تحریر کا جواب نہیں دے سکتے تو چلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے لئے بد خبریں اڑاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے رسالہ علم غیب کے متعلق مکہ معظمہ میں غوغا ضرور ہوا اور شریف صاحب نے باز پرس ضرور کی تھی، مگر میں نے اپنی تحریر کو بخوبی ثابت کر دیا یعنی، رسول مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل ذاتی و علم غیب عارضی کو بخوبی واضح کر دیا، اس پر شریف صاحب وجد میں آگئے اور غصہ کے ساتھ مخالفوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اللہ یُعْطِیْ وَ هُوَ لَا یَمْنَعُوْنَ (اللہ دیتا ہے اور یہ لوگ مانع ہوتے ہیں) اس پر مخالف شرمندہ ہوئے اور طرح طرح کے شگوئے کھلانے لگے۔ مولوی صاحب نے وہاں بھی ایک رسالہ عجلت کے ساتھ لکھا، جس میں مخالفوں کو دندان شکن جواب دئے گئے، وہ بھی شریف مکہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس رسالہ نے مخالفوں کے دانت کھٹے کر دئے۔ علم غیب کی بابت بھی ہم نے مولانا سے استفسار کیا کہ آپ جیسا عالم و فاضل خدا اور سول کی حدِ امتیاز کو خاک میں ملا دے، یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کی غلط فہمی ہے، میں نے یہ ضرور لکھا ہے کہ ماکان و یکون کا علم رسول مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ہے، مگر اس سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا علم اس سے بڑھا ہوا نہیں ہے۔ معترضین اندھے ہیں، کم ظرف ہیں، کوتاہ اندیش ہیں جو کہ خدا کے علم کو ماکان و مکون (۱۲) کی چار دیواری میں بتایا کرتے ہیں وغیرہ، اس کی بابت آپ لوگ خود فیصلہ کر لیں کہ ماکان و مکون کا اجمالی فقط غیر محدود علم سے تعلق رکھتا ہے یا محدود علم سے۔ فقط

یہ ہے پورا اور سچا واقعہ فاضل بریلوی صاحب کا اور کہاں مواخذہ کئے جانے و مقتید و نظر بند کئے جانے کا ناقابل ثبوت طور مار! فَاَفْهَمُ اس پر بھی اگر مخالفین مطمئن نہ ہوں تو باقی آئندہ مکرر ہے کہ اگر کسی حنفی دوست کو مولانا صاحب کے تمام سفر کے واقعہ سے زیادہ دلچسپی ہو تو ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ عظیم آباد محلہ لودی کٹرہ مطبوعہ جمادی الاولیٰ ملاحظہ فرمائیں اور آئندہ پرچہ جات ”تحفہ حنفیہ“ شعبان و رمضان کا انتظار کریں۔

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیبیاں

آوازِ سگان کم نکنند رزق گدا را

[یعنی، عرفی تو رقیبوں کے شور و غوغا کا اندیشہ نہ کر، کتوں کی آواز فقیر کا رزق کم نہیں کرتی۔]

خادم اہل سنت والجماعت خاکسار: ابن العظیم احقر غلام رسول غنی عنہ مدرسہ تعلیم القرآن تجوید القرآن متعلق صدر جامع مسجد کراچی



## مکتوب شریف

(حضرات ناظرین! آپ کو خیال ہو گا کہ اب تک حالات و واقعات سفر حجاز مجدد المائے حاضرہ ناصر ملت طاہرہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی ذام فیضہ القویٰ کیوں نہیں شائع ہوئے؟ وجہ تاخیر یہی ہے کہ بریلی سے اب تک قلم بند ہو کر نہیں آئے۔ لیجئے! جب تک اس مفاوضہ شریفہ ہی کو ملاحظہ فرمائیے، جو بنام احقر، حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب مہاجر مدظلہ العالی کا مکہ معظمہ سے شرف ورود لایا، لفظاً لفظاً، حرفاً حرفاً ذیل میں نقل کیا جاتا ہے، اصل اعراز نامہ دفتر ”تحفہ“ میں محفوظ ہے۔)

از مکہ معظمہ

شوال، ۱۳۲۴ھ

## حامد اُمّصلياً

از محمد عبدالحق عفی عنہ بخد مت جناب مولانا بوالفضل اولانا جناب مولانا مولوی ضیاء الدین - سَلَمَةُ اللَّهِ الْمَتِينِ -

بعد :- وَ عَلَیْكُمْ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ - عرض آنکہ عنایت نامہ لکھا ہوا یکم ربیع الآخر بیسویں رجب روز آخر قریب مغرب کو پہنچا، احوال مرقومہ سب معلوم ہوئے، یہ جو خبر بہ نسبت حضرت مولانا جناب مولوی محمد احمد رضا خان صاحب - سَلَمَةُ اللَّهِ الْوَاهِبِ - بے دینوں نے اڑائی ہے، محض کذب ہے - لَا أَضِلُّ لَهْ - - نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ ثُمَّ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ - حضرت مولانا صاحب - عَمَّ فَيْضُهُ - کو وہ



عزت و آبرو حرمین شریفین - زَادَهُمَا اللَّهُ تَعْظِيمًا وَ تَشْرِيفًا - میں حاصل ہوئی کہ شاید و باید [ہی کسی اور کو نصیب ہو] اور مخالفین مر جفین نے دونوں جگہ بہت کچھ کوشش و سعی، ذلت دینے میں کی، مگر خود ہی خوار و ذلیل ہوئے - نَخَابُوا وَ خَسِرُوا - تمام فضلا و کملا دونوں بقعہ شریفہ (حرمین شریفین) کے آپ کے فضل و کمال کے قائل ہوئے اور آپ کے رسالہ شریفہ پر تقریظیں لکھیں اور مہروں سے مزین فرمایا - اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی - عن قریب بعد چھپنے اس رسالہ منیفہ کے، سب پر یہ امر منکشف ہو جائے گا۔ عیان راجہ بیان در حال آپ کی مقبولیت رسالہ موصوفہ کا، تحریر و تقریر جناب حضرت شیخ الاسلام - سَلَّمَ اللَّهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - سے بھی جو کہ بالفعل دار السلطنت قطنیہ میں اس مرتبہ عالیہ پر مشرف ہیں بہت ہی جلد سب پر واضح و لائح ہو جائے گا - اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی -۔ حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے - مَقَّعَ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ بِظُولِ بَقَائِهِ آمِينَ، يَمْيَتْهُ وَ كَرِمَهُ حضرت جناب مولانا بعد تشریف لانے کے یہاں چند بار علیل ہو گئے، علی الخصوص وقتِ روانگی قافلہ بعد از فراغ حج یہاں تک اس باعث و باعثِ اشتداد گرما عزم ہونے لگا کہ طائف شریف تا بقائے اشتداد گرما، برعلیت رفقا قیام ہووے، من بعد سفر زیارت جناب حضرت سرور عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کیا جائے مگر:

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

يَعْلَمُونَ﴾ [یوسف: ۲۱]

[ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں

جانتے۔]

بود ہر کیسے را دگر گونه رای نباشد مگر آنچه خوابد خدائے

[یعنی، ہر ایک کی رائے مختلف ہوتی ہے، مگر ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔]

یہ ایک سامان سفر مدینہ منورہ - عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - ہو گیا اور علانیہ حضرت جناب موصوف نے طواف الوداع بعد اشراف کیا اور جم غفیر کے ساتھ مکہ معظمہ - زَادَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی تَعْظِيْمًا وَ تَشْرِیْفًا - سے مدینہ منورہ - عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - تشریف لے گئے اور بعد حصول زیارت حضرت سید المرسلین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم، متوجہ بطرف ہندستان ہوئے۔ حقیقت یہ امر ہے اور مخالفوں نے بیاعت خبیث باطن جو خلاف اس کے مشہور کیا ہے وہ سب کذب و افترا ہے - نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ وَالسَّلَامُ مَعَ التَّعْظِيْمِ وَالْاِكْرَامِ -

محمد عبدالحق ۱۲۸۱ھ

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی محمد وحید صاحب وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، مضمون واحد۔

مکرر آنکہ اس عنایت نامہ میں لکھا تھا: ٹکٹ ۳/تین ار سال ہے، اس میں کوئی ٹکٹ دستیاب نہ ہوا، اطلاعاً عرض ہے اور ٹکٹ ہند یہاں مروج نہیں ہے، بے کام ہے۔

## حواشی

(۱) پیسہ اخبار: اس کے مدیر منشی محبوب عالم ہیں، جنہوں نے جنوری 1887ء میں فیروز آباد سے ہفتہ وار اخبار ”ہمت“ جاری کیا، بعد میں اس کا نام بدل کر ”پیسہ اخبار“ رکھ دیا۔ یہ ہفتہ وار اخبار آٹھ صفحات پر مشتمل تھا۔ قیمت فی پرچہ ایک پیسہ تھی۔ 1887ء میں ہی اخبار گوجراں والا منتقل کر لیا اور پھر 1889ء میں لاہور آگئے، جہاں مارچ 1897ء سے ”پیسہ اخبار“ بالآخر روزنامہ میں تبدیل کر دیا گیا، جو کہ 2 مئی، 1899ء تک جاری رہا، لیکن تجربہ کی ناکامی کے سبب روزنامہ بند کرنا پڑا۔ سراج الاخبار (جہلم) کی ایک رپورٹ کے مطابق ”پیسہ اخبار“ یکم نومبر 1903ء سے پھر روزنامہ اخبار بن گیا۔

(رواقیائیت میں اخبار پیسہ (لاہور) کا کردار: تحریر و تحقیق: محمد ثاقب رضا قادری، ویکی پیڈیا)

(۲) یہ ایک ہفت روزہ اخبار تھا، جسے 7 رمضان المبارک 1322ھ بمطابق 24 اکتوبر 1902ء کو ”انجم“ کے نام سے لکھنؤ سے دیوبند کے مولانا عبد الشکور لکھنوی دیوبندی صاحب نے جاری کیا تھا اور یہ اخبار کم و بیش 33 سال تک شائع ہوتا رہا، اس اخبار کا مقصد ریشیت بتایا جاتا ہے۔

(۳) غیر مقلد عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری (م 1367ھ) نے ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ/۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو ہفت روزہ کی شکل میں اخبار ”اہل حدیث“ جاری کیا، یہ اخبار تقریباً کوئی 44 سال تک مسلسل شائع ہوتا رہا اور بالآخر یکم اگست ۱۹۷۷ء/۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کے شمارے کے بعد اس کی اشاعت موقوف ہو گئی۔ (فتنہ قادیانیت اور مولانا



ثناء اللہ امرتسری، مصنف: صفی الرحمن مبارکپوری، ناشر: مکتبہ محمدیہ، لاہور،  
ص 68-69

(۴) الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ (۱۳۱۲ھ) (امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے  
میں چمکدار ستارہ) فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور، (حصہ دوم)، جلد نمبر ۱۵،  
ص 167 پر مرقوم ہے۔

(۵) سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجیدیہ (۱۳۱۲ھ) (نجدی پیشواؤں کے کفریات پر  
لکھی ہوئی ہندی تلواریں) فتاویٰ رضویہ: کتاب السیر (حصہ دوم)، جلد 15، ص 239  
(۶) فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین 1317ھ، مطبع گلزار حسینی و مکتبہ اشیتق استنبول  
(ندوۃ العلماء والوں کے عقائد اور ان پر فتاویٰ حرمین)

(۷) حضرت شیخ الدلائل مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر کی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کِی  
مختصر سوانح زیر ترتیب ہے، حضرت کی کئی ایک نایاب کتب علم میں آئی ہیں؛ البتہ ابھی  
تک علم غیب سے متعلق اس رسالہ کا علم نہیں ہو سکا ہے۔ واللہ اعلم

(۸) مفصل حال ان شاء اللہ تعالیٰ پرچہ جمادی الآخرہ ورجب میں شائع ہوگا۔ ۱۲ منہ

(۹) مثل: ”دبیدہ سکندری“ رام پور و پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۲ منہ

(۱۰) آج غالباً آٹھ روز کا عرصہ ہوا ہے کہ مولانا الحاج القاری محمد صدیق صاحب افغانی محدث

نقشبندی تشریف لائے ہوئے ہیں، جن سے بالتحقیق معلوم ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ  
بے شک میں نے فاضل صاحب بریلوی کو پچھتم خود دیکھا کہ معظمہ میں اور خود بھی وہیں  
مدرسہ صولتبیہ مکہ معظمہ میں عرصہ دو سال سے مقیم تھا اور جو کچھ پنجابی اخبارات نے  
شائع کیا، بے شک خلاف واقع تھا، نہ ان سے کسی کا مواخذہ ہوا نہ مقتید۔ یہ سب کچھ

صریح الحاد تھا، الا وہی علم غیب کے متعلق غوغا اور شریف کی باز پرس پر فاضل بریلوی کا مدلل جواب تھا۔ فقط ۱۲ منہ

(۱۱) یہاں صفحہ انتہائی شکستہ تھا، پڑھا نہیں جا سکا۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۲) (ماکان و یکون کے معنی ہیں: جو ہوا اور ہوگا، کون ہونا وقت کو ظاہر کرتا ہے، حالانکہ جب کچھ نہ تھا، تب بھی خدا علیم کل تھا اور جب سب کچھ فنا ہو جائے گا، تب بھی خدا علیم کل ہے۔ اس کا علم ازلی وابدی ہے، مولانا کی مراد یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا کو ماکان و یکون کا علم ہو وہ خدا کے علم بسیط کو محدود کرتے ہیں اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم ماکان و ما یکون محدود ہے اور خدا کا عطا کیا ہوا ہے۔ پس شرک کس طرح ہوا؟ (اڈیٹر)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شان الوہیت و تقدیس رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے